ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.02 No.04 (2024)

عدم برداشت کے انسانی رویوں میں موجودہ میڈیا کے کردار کا اسلامی تعلیمات کے تناظر میں تنقیدی جائزہ

A CRITICAL REVIEW OF THE ROLE OF CURRENT MEDIA IN HUMAN ATTITUDES OF INTOLERANCE IN THE CONTEXT OF ISLAMIC TEACHINGS.

Dr. Abdul Rahman
A. Lecturer Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Gujrat Pakistan
Email: onlyimran2010@gmail.com

ABSTRACT:
The media can play an important role in reforming human attitudes of intolerance, but for this it is necessary that the media be brought under the same objectives and used so that the intellectual development of individuals and society is in accordance with Islam. Reforming an individual or a society means changing its thinking and behaviour, and the first requirement for bringing about change is to create an awareness of the difference between right and wrong. This distinction can be made through the media. People should be made aware of what path their individual and collective lives are on. What are the defects that are the cause of the chaos and misguidance of society in terms of national, moral and religious aspects. Awareness of these defects and evils can be created through the media. And through effective media, such an effective atmosphere should be created so that people can reform themselves individually, collectively and nationally according to the teachings of the Quran and Sunnah and a peaceful and welfare Islamic society is established, because our media has played an effective role in the deterioration of the current trend of our society. The distinction between good and evil has disappeared in what the media has presented and the atmosphere it has created. Such ideologies are being imposed on the people, which is promoting a negative trend in society. The circles of people's thinking and thinking are being changed, due to which the Islamic identity and social traditions are disappearing. Islamic slogans are being humiliated and insulted through propaganda. Modern media have become a source of negative effects and propaganda in human behaviour of intolerance. By using the media, the West has made Muslims possess such a slave mentality and intolerance that in their own eyes, their culture, national traditions and ideology of life have become worthless. They have used a dangerous and effective weapon like social media to do what was not possible even with the use of the largest military force. Each is a psychological war that is being fought successfully without weapons. The Muslim Ummah has a strong family system, which plays a fundamental role in social development and providing peace and tranquillity. On the contrary, the family system of the West is in a state of serious decline. The people of the West are spending a large part of their national income on the treatment of schizophrenia patients, and this disease is caused by poor family conditions. The modern media is presenting such programs that the family system of Muslims is also facing problems and destruction. The rapid development of the media has badly affected the intolerance in the family system. The effects of this irresponsible behaviour of the media are now starting to appear. The programs on it have no moral value, nor do they have any connection with intellectual values or religion.

Keywords: *intolerance, schizophrenia patients, tranquillity, Obedience dangerous.*

یہ ایک حقیقت ہے کہ میڈیا کا دور حاضر میں معاشرے کی اصلاح میں کردار کو پس پشت نہیں ڈالا جاسکتا۔ لیکن آج جدید میڈیا کے وہ برے اثرات جس کا خصوصی طور پر شکار پاکستانی معاشرہ ہے ان سے بھی آنکھیں نہیں پھیری جاسکتیں۔

عدم برداشت کے انسانی رویوں میں میڈیا کا کردار

عصر حاضر کے میڈیا نے انسان کے اندر عدم برداشت اور بے حسی پیدا کر دی ہے۔ کبھی ٹی۔وی۔ڈراموں کے اثرات نظر آتے ہیں تو کبھی ڈراؤنی یا جنسی فلموں سے بچے سہمے ہوئے نظر آتے ہیں جن کے اثرات نہ صرف بچوں پر بلکہ بعض اوقات بڑوں پر بھی نظر آتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انسانی ذہن پر کچھ اچھے اثرات مرتب نہیں ہوتے اور بعض اوقات یہ میڈیا ان بچوں میں عدم برداشت پیدا کر دیتا ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.02 No.04 (2024)

ڈاکٹر گوہر مشتاق میڈیا کے ایسے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

جس دور میں ٹی۔وی۔انسانوں کو گھروں میں عام ہونا شروع ہوا تو اس وقت کمپیوٹر نہیں پہنچا تھا۔کنساس سٹیٹ یونیورسٹی کے ماہر نفسیات ڈاکٹر جان مرے نے دماغ کی تصویر لینے والے آلات کے ذریعے یہ ثابت کیا ہے کہ جب سے دس سال کے بچے ٹی وی پر تشدد اور جرائم والی فلمیں دیکھنے لگے ہیں تو ان کے دیکھنے کی وجہ سے ان کے دماغ کے وہ حصے متحرک ہو جاتے ہیں جو بعد میں ان کی شخصیت کا حصہ بن جاتے ہیں۔[1]"

جدید میڈیا فحاشی و عریانی پھیلانے میں کردار

جنس پرستی، عورتوں کی برہنہ تصاویر اور مرد و عورت کا آپس میں اس قدر اختلاط معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی کا سبب بن رہا ہے جس کی وجہ سے آنے والی نسل میں حیا اور شرم ختم ہوتی جا رہی ہے اور عدم برداشت بڑھتی جا رہی ہے۔والدین اور اولاد ساتھ بیٹھ کر ایسی تمام فلمیں اور ڈرامے دیکھتے ہیں جن کی بدولت بچوں کی تربیت کے ساتھ ان کی جنسی حیثیت پر بھی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کا سبب میڈیا کی جدت پسندی ہے۔حالانکہ اسلام بے حیائی کی اشاعت کی مذمت کرتا ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَيُحِبُّونَ أَن تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِيْ الَّذِيْنَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[2]

"وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لیے دردناک عذاب ہے، دنیا اور آخرت میں۔اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

1. بچوں میں عدم برداشت اور تشدد کے رجحانات میں اضافہ

جدید میڈیا کی بدولت بچوں میں عجیب و غریب تبدیلی رونما ہو رہی ہے کیونکہ وہ کارٹونوں میں یا کسی بھی قسم کے ڈراموں اور فلموں میں جو کچھ دیکھتے ہیں اس کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں اور عملی طور پر اس کو اسی طرح ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسا انھوں نے ٹی۔وی۔پر دیکھا ہوتا ہے۔

قطب الدین النجار اس بابت لکھتے ہیں کہ:

میڈیا میں بچوں پر اثرانداز ہونے والا سب سے اہم کردار انٹرنیٹ کا ہے۔جو انسان کے قلب و ذہن کو پوری طرح اپنی گرفت میں لے کر نقش و نگار بناتا ہے بلکہ یہ بظاہر خوبصورت نظر آتا ہے لیکن اندر سے انتاہی خطرناک ہے۔جس طرح ٹیلی وژن میں ڈراموں (خاص طور پر کارٹونوں میں) تشدد دکھایا جاتا ہے تو بچے بھی اسی کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔[3]

2. ابلیسی ماڈل اور میڈیا میں رائج ہونے والے نت نئے انداز

اللہ تعالیٰ نے جب کائنات بنائی اور فرشتوں کو آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو سب نے اس حکم کی فرمانبرداری کی۔لیکن شیطان نے حکم ماننے سے انکار کر دیا اور جب اس سے وجہ پوچھی گئی تو اس کا جواب تکبر میں واضح تھا کہ:

قَالَ مَا مَنَعَکَ اَلاَّ تَسۡجُدَ اِذۡ اَمَرۡتُکَ قَالَ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَہٗ مِنۡ طِیۡنٍ[4]

"فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا، بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔"

شیطان نے نہ صرف انکار کیا بلکہ مذہب کو چیلنج کیا اور مہلت مانگی کہ وہ اپنے طریقۂ ابلاغ سے آدم کی اولاد کو گمراہ کرے گا۔اسی ابلیسی ماڈل میں عدم برداشت جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔الٹا معافی طلب کرنے کی بجائے مقابلے پر اتر آیا اور کہا:

قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغۡوَیۡتَنِیۡ لَاُزَیِّنَنَّ لَہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَلَاُغۡوِیَنَّہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ۔اِلَّا عِبَادَکَ مِنۡہُمُ الۡمُخۡلَصِیۡنَ[5]

"اس نے کہا اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں ضرور ہی ان کے لیے زمین میں مزین کروں گا اور ہر صورت میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔"

---

[1] گوہر مشتاق، ڈاکٹر، میڈیا کا معاشرتی زہر، ماہنامہ البرہان، لاہور، جون 2012، ص:25

[2] النور 9:24

[3] قطب الدین النجار، مسلم گھرانے پر ابلاغ کے اثرات، ص:83

[4] الاعراف 12:7

[5] الحجر 40:39

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.02 No.04 (2024)

تخلیق کائنات سے لے کر اب تک پوری انسانی تاریخ میں انبیاء کا ابلاغ (/ میڈیا) اور ابلیس کا ماڈل ابلاغ ساتھ ساتھ ہیں۔ دور حاضر کا شر یہ ہے کہ آج کا جدید میڈیا شیطانی طریقہ ابلاغ کا مؤثر ہتھیار بن چکا ہے اور تھوڑی بہت سمجھ رکھنے والے افراد اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ ابلیسی ماڈل کن کن راستوں سے مؤثر ثابت ہو رہا ہے۔

3. عدم برداشت کے انسانی رویوں میں ابلیسی حکمت عملی

ابلیسی مشن میں میڈیا کا کلیدی کردار رہا ہے۔ ابلیسی حکمت عملی میں فحاشی و عریانی کو بنیادی حیثیت حاصل رہی ہے۔ ابلیس کے حملہ آور ہونے کے انداز مختلف ہیں۔ جیسا کہ انسانی رویوں کے انفرادی اور معاشروں کو اجتماعی طور پر اخلاقی قدروں سے محروم کرتا ہے اور اس کا سبب مردوزن میں آزادانہ اختلاط اور معاشرتی اعتبار سے انسانی رویوں میں عدم برداشت اور کثرت روابط خطرناک نتائج پیدا کرنے کا سبب ہے۔ عورتوں کے لباس اس قسم کے ہیں کہ جن میں تمام جسم کے اعضا نظر آتے ہیں، بازاروں میں، کلبوں اور ٹیلی وژن میں یہ پہلو عام ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے انسانی معاشرے اخلاقی طور پر گر چکے ہیں۔

معاشرتی شرم و حیا شیطانی تہذیب و ثقافت کے پھیلاؤ میں بنیادی رکاوٹ ہے۔ مغربی تہذیب چونکہ شیطانی تہذیب کی عکس بندی کرتی ہے اس لیے بے حیائی کا فروغ اس کا اولین مقصد ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم نہ صرف مغربی تہذیب کو اختیار کرنے سے دور رہیں بلکہ اپنی اسلامی و مشرقی تہذیب و تمدن کی پاسبانی کرتے ہوئے اس کی حفاظت کریں۔

4. میڈیا پر جھوٹی گفتگو

ہمارے میڈیا چینلز پر آج ایسے پروگرام چلائے جاتے ہیں جن میں مزاح پیدا کرنے کے لیے نہ صرف فحش گفتگو کی جاتی ہے بلکہ جھوٹ پر مبنی ایسی باتیں کی جاتی ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ کے تمام مواقع اور ان کے انجام سے آگاہ فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ مزاح و تفریح طبع کے لیے بھی جھوٹی باتیں کہنے کی مخالفت کی ہے۔ جو شخص دوسروں کو ہنسانے اور اہل مجلس کی تفریح کے لیے جھوٹ بولے یا لطیفہ گوئی کرنا چاہے اور اس سے کسی کو نقصان نہ بھی پہنچتا ہو، پسند نہیں کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ویل للذییحدث فیکذب لیضحک به القوم ویل له ویل له[6]

”ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو گفتگو میں قوم کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے، اس کی بربادی ہے اس کی بربادی ہے۔“

شعرا اور کاہنوں کی باتوں اور خیالات کا ایک محدود اثر تھا۔ جاہلی کلچر میں بھی یہ اثرات اس قدر نہ تھے جتنے آج میڈیا کے سبب ہو گئے ہیں۔ حالانکہ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ میڈیا کا کام معلومات، تعلیم اور تفریح مہیا کرنا ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں میڈیا کے اصول و قواعد

1. خبروں کی اشاعت سے قبل اس کی تصدیق

عام طور پر جو عدم برداشت کے رویے مثلاً جھگڑے اور فسادات ہمارے معاشروں میں پائے جاتے ہیں ان کی ابتدا ہی جھوٹی خبروں سے ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ایسی خبروں کو پھیلانے سے منع کیا ہے جس بات کا مکمل یقین نہ ہو اس کو بلا تحقیق بیان نہ کیا جائے۔ بلکہ خبر لانے والے کی حیثیت کو بھی مد نظر رکھا جائے کہ باتیں بنانا اس کی عمومی عادت میں شامل تو نہیں ہے؟ اور معاشرے میں جھوٹ تو نہیں بولتا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيْبُوا قَوْماً بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ[7]

”اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جا ایذا نہ دے بیٹھو، پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔“

مولانا مودودی اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ:

اس آیت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ اصولی دعوت دی ہے کہ جب کوئی اہمیت رکھنے والی خبر، جس پر کوئی بڑا نتیجہ مرتب ہوتا ہو، تمھیں ملے تو اس کو قبول کرنے سے پہلے یہ دیکھ لو کہ خبر لانے والا کیسا آدمی ہے؟ اگر وہ کوئی فاسق شخص ہو جس کا ظاہری حال یہ بتا رہا ہو کہ اس کی بات اعتماد کے لائق نہیں ہے تو اس کی دی ہوئی خبر پر یقین کرنے سے پہلے اس کی تحقیق کر لو کہ یہ واقعہ کیا ہے؟ اس حکم ربانی سے ایک اہم شرعی قاعدہ نکلتا ہے جس کا دائرہ اطلاق بہت وسیع ہے۔ اس کی رو سے

[6] سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب لیضحک به القوم ویل له ویل له، رقم الحدیث: 4992

[7] الحجرات 6:49

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.02 No.04 (2024)

مسلمانوں کی حکومت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ کسی شخص یا گروہ یا قوم کے خلاف کوئی کاروائی ایسے مخبروں کی دی ہوئی خبروں پر کر ڈالے جس کی سیرت بھروسہ کے قابل نہ ہو۔[8]

2. جھوٹی خبر پھیلانے کی ممانعت

ایسی گفتگو جو عدم برداشت، جھوٹ اور فساد فی الارض کا سبب بنتی ہو اللہ تعالی نہ صرف اس کو ناپسند کرتا ہے بلکہ ایسا عمل کرنے والے پر لعنت بھی بھیجتا ہے۔

فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَاء نَا وَأَبْنَائكُمْ وَنِسَاء نَا وَنِسَاء كُمْ وَأَنفُسَنَا وأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَةَ اللّهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔[9]

"ان سے کہہ دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمھاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمھاری جانیں۔ پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔"

3. برائی سے اجتناب کی تبلیغ کرے

اس بات پر بھی یقیناً گرفت ہو گی جو لوگ برے کام سے نہ روکتے ہیں اور نہ ہی ان کو دل میں برا سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

كَانُواْ لاَ يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوه،لَبِءْسَ مَا كَانُواْ يَفْعَلُون[10]

"جو بری بات کرتے آپس میں، ایک دوسرے کو نہ روکتے، ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔"

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اس لیے نیکی کے حکم کی تاکید اور برائی سے ممانعت کی ذمے داری امت مسلمہ کے ہر فرد کا خاصہ ہے اس لیے ہر مسلمان اس بات کا جوابدہ ہو گا کہ برائی دیکھی تو اس کے لیے تم نے اپنا حق ادا کیا یا نہیں؟ کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَت لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ[11]

"تم بہترین امت ہو اور لوگوں کے لیے نکالے گئے ہو کہ نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔"

4. نیکی کے پیغام کو پھیلانا میڈیا کی ذمہ داری

یہ بھی امت مسلمہ کی ذمے داریوں میں شامل ہے کہ عدم برداشت کی بجائے جو پیغام اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے تمھیں دیا گیا ہے اس کو دوسروں تک پہنچاؤ کیونکہ یہ نہ صرف انبیا کی خصوصیات میں سے ہے بلکہ ان کی بنیادی ذمے داریوں میں سے تھا۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ[12]

"اے رسول پیغام دو جو کچھ اترا تمھیں تمھارے رب کی طرف سے۔"

اور یہی حکم رحمت عالم ﷺ نے اپنے آخری خطبے (حجۃ الوداع) کے موقع پر ایک لاکھ تیس ہزار جانثاروں اور اپنے سچے جانشینوں کے سامنے فرمایا، جسے اس کی شان کے باعث محبت الاسلام اور محبت البلاغ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

فليبلغ الشاهد الغائب[13]

"جو حاضر ہیں وہ میرا پیغام ان لوگوں تک پہنچا دیں جو غائب ہیں۔"

آپ ﷺ کے اس ارشاد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا:

فو الذى نفسى بيده ايها لوصيةالى امته فليبلغ الشاهد الغائب[14]

"اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ آپ ﷺ کی امت کو یہی وصیت ہے کہ موجود لوگ غیر حاضر لوگوں تک (آپ ﷺ کی بات) پہنچا دیں۔"

---

[8] مودودی، ابو الاعلیٰ، سید، تفہیم القرآن، ج،5، ترجمان القران، لاہور، ص:74

[9] آل عمران 61:3

[10] المائدۃ 79:5

[11] آل عمران 110:3

[12] المائدۃ 67:5

[13] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، رقم الحدیث:105

[14] ایضاً: رقم الحدیث:1652

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.02 No.04 (2024)

ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

فلیبلغ الشاهد الغائب، فان الشاهد عسى ان یبلغه من هو اوعى له منه[15]

"جو موجود ہیں وہ ان تک پہنچادیں جو موجود نہیں ہیں، ہو سکتا ہے وہ پہنچائیں۔ ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو یہاں موجود لوگوں سے زیادہ اس کو محفوظ رکھ سکتا ہو۔"

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

تسمعون، و یسمع منکم ،و یسمع ممن یسمع منکم[16]

"تم دین کی باتیں (براہ راست) سن رہے ہو اس کے بعد یہ باتیں تم سے سنی جائیں گی اور پھر تم سے لوگ سنیں گے ان سے ان کے بعد والے سنیں گے۔"

تو یہ امت مسلمہ پر دین اسلام کی طرف سے ذمے داری ہے بلکہ یہ ایک ایسا قرض ہے کہ جو نیکی کی باتیں دوسروں تک پہنچانے اور پھیلانے ہی سے ادا کیا جاسکتا ہے اور اس عمل کو اپنانے والے کے لیے نبی اکرم ﷺ نے خوشی کی بشارت بھی عطا کی ہے۔

5. غلط خبروں کی تشہیر کی ممانعت

عدم برداشت اور غلط باتوں کی تشہیر اور مسلمانوں کی عزت نفس کو مجروح کرنا کسی طرح ٹھیک نہیں ہے۔ بلکہ نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے ساتھ ایسے عمل کو دھوکے اور فراڈ میں شامل کیا ہے اور اس بات کی تنبیہ کی ہے کہ اپنی زبانوں اور ہاتھوں سے اپنے مسلمان بھائیوں کو محفوظ رکھنا لازم ہے اگر تم مسلمان ہو تو۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده[17]

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان محفوظ ہوں۔"

اور میڈیا کے فورم سے بات کرتے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح نے کہا تھا۔ آپ کے پاس بڑی طاقت ہے۔ آپ لوگوں کو راہ دکھا سکتے ہیں۔ آپ کسی بھی بڑی سے بڑی شخصیت کو بنا اور تباہ کر سکتے ہیں۔ صحافت کی طاقت واقعتاً بہت بڑی ہے لیکن آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ طاقت ایک امانت ہے اس طاقت سے اپنی قوم کو بہبود و ترقی کے راستے پر راہنمائی کریں۔[18]

6. سچی اور سیدھی بات کرنا

جہاں تک میڈیا کا تعلق ہے تو یہ انتہائی عظیم اور انتہائی مقدس پیشہ ہے۔ اسی بنا پر اسلامی معاشرے نے نہ تو اس کو اس قدر آزاد کیا ہے کہ جیسے مغربی معاشرہ مادر پدر آزاد ہے اور نہ ہی ایسی سختی برتی ہے کہ سچ کا دم ہی گھٹ جائے۔ اس لیے اسلامی تعلیمات کا یہ اصول ہے کہ جو بات بھی کی جائے وہ سچ پر مبنی ہو اور سیدھی کی جائے۔ جھوٹ کے پلندے بنا کر پیش نہ کیے جائیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً[19]

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔"

ایک ذمے دار صحافی کا یہ کام ہے کہ اطمینان بخش یا خوف والی بات سنتے ہی چھاپ نہ دے یا کسی بھی موقع پر بیان نہ کر دے۔ بلکہ اس کی صحت کا خیال رکھے اور مطلوبہ ادارے کے ان ذمے دار کارکنان کے مشورے کے بعد اس کو چھاپے جو لوگ خبر کی جانچ پڑتال کا ملکہ رکھتے ہوں تاکہ وہ اس کے قابل اشاعت ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر سکیں۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

کفی بالمرء کذباً ان یحدث لکل ما سمع[20]

"کسی شخص کے جھوٹے ہونے کے لیے کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔"

---

15 ایضاً: رقم الحدیث: 67

16 احمد بن حنبل، امام، مسند احمد، ج، 5، مؤسستہ الرسالہ، 1421ھ، ص: 104

17 بخاری، کتاب الایمان، باب الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، رقم الحدیث: 10

18 ماہنامہ بیداری، ص: 7

19 الاحزاب 33:70

20 سنن ابی داود، كِتَاب الْأَدَبِ، بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ، رقم الحدیث: 4992

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.02 No.04 (2024)

حق اور سچائی امانت ہے اور میڈیا یا صحافت کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ ذمے داری سے حق بات کو آگے پہنچائیں تاکہ ان کے عدم برداشت رویے کی وجہ سے کسی بھی مسلمان بھائی اور بہن کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔

اصلاح معاشرہ میں میڈیا کا کردار

میڈیا خواہ پرنٹ ہو، الیکٹرونک ہو یا سوشل ہو، معاشرتی اصلاح میں اس کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ میڈیا کے ذریعے تعلم وتبلیغ اور نصیحت کا فریضہ ادا کیا جاسکتا ہے ۔اس وقت بھی میڈیا کے ذریعے لوگوں کی اصلاح اور تعلیم وتربیت کے لیے بہت اچھے پروگرام نشر کیے جارہے ہیں۔ان ذرائع ابلاغ کو مزید مؤثر بنا کر معاشرے کی اصلاح کے لیے قابل عمل بنایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ پاکستانی معاشرہ کئی قسم کے مسائل سے دوچار ہے، جس میں جہیز کی لعنت اور شادی بیاہ میں ہندوانہ رسومات شامل ہیں ، جھوٹے اور فراڈیہ پیروں اور تعویز گنڈوں نے معاشرے کو نہ جانے کس ڈگر پر چلار کھا ہے تو یہ میڈیا کا فرض ہے کہ ان اور ان جیسے کئی دوسرے مسائل جن میں غریب انسان کی وہ زندگی، جس میں اس کو دو وقت کی روٹی میسر نہیں ہے، اجاگر کرے تاکہ معاشرے کے لوگوں میں اچھائی کے ماحول کی طرف رغبت پیدا ہو اور یہ جاہلی ادوار، ہندوانہ رسومات اور معاشرتی بگاڑ کے تمام اسباب پر قابو پایا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نیکی میں ایک دوسرے کی بھلائی اور مدد کی تلقین کی ہے۔

وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ[21]

”اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم ایک دوسرے کو مدد نہ دو۔“

اور دوسری جگہ تبلیغ کے اصولوں کو بیان کرتے ہوئے نیکی کی طرف بلانے کے طریقوں کا اظہار کچھ اس طرح کیا ہے۔

ادْعُ إِلِى سَبِيْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنَ[22]

”اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ، پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔“

یہ وہ وقت نہیں ہے کہ انفرادی اصلاح میں مصروف لوگ جنت کی تلاش میں گم چلتے رہیں اور باقی پورا معاشرہ برائی اور بے راہ روی کا شکار ہو بلکہ دین اسلام کا مقصد پورے معاشرے کی اجتماعی فلاح و بہبود کا نام ہے۔

جیسا کہ مولانا شبلی نعمانی ایک بنی اسرائیل کی بستی کا قصہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ اس بستی میں ایک جماعت ایسی تھی جو اللہ کی حدود توڑنے والوں کو ان کی حکم عدولی کرنے پر منع کرتی تھی۔ جب کہ ایک دوسری جماعت خود وعظ و نصیحت نہ کرتی لیکن وعظ و نصیحت کرنے والوں کو یہ کہہ کر روکتی تھی کہ ان لوگوں کی ہلاکت کا فیصلہ تو ہو چکا ہے اس لیے نہی عن المنکر بے سود ہے تو جب اللہ کا عذاب آیا تو اس سے نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے والے محفوظ رہے لیکن مجرمین کے ساتھ معاشرے کے بگاڑ سے لاتعلق رہنے والے بھی اسی لپیٹ میں آگئے۔ یہ قصہ بتاتا ہے کہ اللہ کی نظر میں اپنوں سے پہلو تہی کرنے والے بھی اتنے ہی گنہگار ہیں جتنے کہ احکامات الٰہی کے صریحاً خلاف ورزی کرنے والے۔[23]

پاکستانی معاشرے کے میڈیا کو چاہیے کہ اسلامی تعلیمات، نیکی کے کاموں کی تعلیم، سماجی برئیوں کی نشاندہی، بداعمالیوں کے دنیوی اور دنیاوی برے اثرات اور ان کے نتائج سے عوام کو آگاہ کرنا چاہیے۔ نہ صرف معاشرتی مسائل کو دکھائیں بلکہ ان کے تلف کرنے کے لیے حکومت پاکستان اور معاشرے کے افراد کے ساتھ مل کر ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔ اسی طرح سے معاشرے میں بہتری اور ان کی تربیت کے ساتھ ساتھ اصلاح بھی ہو گی۔ یہ میڈیا کی اخلاقی اور سماجی ذمے داری ہے۔

اسی طرح علم کی اہمیت سے کوئی باشعور انسان ہی ناواقف ہو گا۔ میڈیا کو چاہیے کہ جامعات میں ہونے والا تحقیقی کام سامنے لانے میں مدد کرے۔ دنیا میں کی جانے والی علمی سرگرمیوں کو اجاگر کرے، ان شخصیات کا تعارف کروایا جائے جنھوں نے علمی و تحقیقی کام میں کسی طرح سے بھی اپنا کردار ادا کیا ہے یا اگر تعلیمی اداروں میں کہیں کوئی کمی بیشی ہے تو ان خامیوں کی نشاندہی کی جائے۔ یہ وہ ایسے چند معاملات ہیں جن میں علمی خدمت کے حوالے سے میڈیا اپنا مثبت کردار ادا کرتے ہوئے اصلاح معاشرہ کو صحیح راہ پر چلا سکتا ہے بلکہ عوام کی صحیح معنوں میں رہنمائی کی جاسکتی ہے۔

---

[21] المائدۃ 6:5

[22] النحل 125:6

[23] شبلی نعمانی، مولانا، سیرت النبی ﷺ، ج،4، ص:323

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.02 No.04 (2024)

عصر حاضر میں میڈیا کی ذمہ داریاں

میڈیا آج کے جدید معاشرے اور تہذیب کا ایک اہم جزو ہے۔ یہ کسی بھی معاشرے کے اجتماعی مزاج کو بنانے اور بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ جہاں میڈیا نے اصلاح معاشرہ کا کام کیا ہے وہی زندگی کے کئی شعبوں کو متاثر بھی کیا ہے۔ اسی وجہ سے میڈیا کو معاشرے کا ترجمان کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ صحافت ایک پاکیزہ اور مقدس پیشہ ہے اور معاشرے میں اس کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس لیے یہاں اس کی ذمے داریوں کا ذکر کرنا بھی ضروری ہو گا کیونکہ جس چیز کا کردار اہمیت کا حامل ہو اس کی ذمے داریاں بھی اسی قدر زیادہ ہوں گی۔

1. غیر تصدیق شدہ اطلاعات کو نشر نہ کرنا

قطب الدین النجار اس بابت لکھتے ہیں کہ:

اس دور جدید میں میڈیا اس قدر آزاد ہو چکا ہے اور اس کی رسائی جس حد تک ہے اس میں ان لوگوں کا حق بنتا ہے کہ جب بھی کوئی خبر دیں تو اس کی پہلی تصدیق کر لیا کریں۔ غیر مصدقہ خبر نشر ہونے سے بعض اوقات عوام میں بڑے پیمانے پر پریشانی پیدا ہوتی ہے اور ان خبروں پر بے جا بحث و تنقید کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ لوگ چوراہوں اور گلی کے نکڑ پر بحث کرتے نظر آتے ہیں اور انھی باتوں میں مصروف ہو کر نہ صرف تضیع اوقات کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ لوگوں میں بے چینی اور پریشانی پھیلانے میں بھی سر گرم اول نظر آتے ہیں۔[24]

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بعض اوقات صحافی برادری کو غلط خبر چھاپنے اور ایسی باتیں جو حقیقت پر مبنی نہیں ہوتیں، حکمران طبقے کے مجبور کرنے پر ان کی تائید میں چھاپنا پڑتی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض اوقات ایسی دھمکیاں بھی موصول ہو رہی ہوتی ہیں کہ اشتہارات پر پابندی عائد کر دی جائے گی۔، مقدمات میں الجھا دیا جائے گا، اخبار اور پریس سے ضمانت طلب کرنے اور اخبارات کا اجازت نامہ منسوخ کر دیا جائے گا۔ بعض اوقات کچھ مقاصد کے حصول کے لیے خوشامدانہ طریقہ بھی عمل میں لایا جاتا ہے۔ دھن، دھونس اور دھاندلی کے حربے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس موقع پر اس میں کوئی شک نہیں کہ صحافت سے تعلق رکھنے والے افراد کو کئی قسم کی مشکلات اور دباؤ سے دوچار ہونا پڑتا ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے حالات میں ذرائع ابلاغ حق گوئی اور سچائی کا فریضہ جہاد سمجھ کر ادا کریں۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

افضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جابر[25]

2. ملکی سالمیت کا فروغ

وقت کے ساتھ ساتھ میڈیا جس قدر فروغ پاتا جا رہا ہے اس کی ذمے داریوں میں بھی اسی قدر اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اسلامی معاشرے کی بنیاد رنگ و نسل، جغرافیہ یا سرحدی حدود کی بجائے عقیدے کی وحدت پر مبنی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے وطن عزیز میں ایسا میڈیا فروغ پاتا جا رہا ہے جو کہ نہ صرف قومی سالمیت کے خلاف پروپیگنڈا کرتا نظر آ رہا ہے بلکہ روزانہ کی بنیاد پر قومی اداروں کے خلاف بلا سوچے سمجھے آگ اگل رہا ہے۔ جو کہ ملکی سالمیت کو داؤ پر لگانے کے مترادف ہے۔ دراصل ان کے پس پردہ بیرونی قوتیں موجود ہیں جو ملک کو داخلی طور پر کمزور کرنا چاہتی ہیں۔ اس وقت میڈیا کو اپنا کردار ادا کرتے ہوئے قوم کو یکجا کرنے اور اتحاد و اتفاق کی ہوا کو فروغ دینے کی ضرورت ہے تاکہ لوگ عدم برداشت انتشار اور نفرت سے بچ سکیں اور ایک دوسرے کے قریب آئیں۔

3. ظلم و زیادتی کے خلاف آواز بلند کرنا

دین اسلام کے ماننے والوں کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر ان پر ظلم ہو تو وہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ نہ خود کسی پر ظلم کریں اور نہ ہی کسی کا ظلم برداشت کریں۔ قرآن مجید میں ہے:

لاَّيُحِبُّ اللّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوَءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلاَّ مَن ظُلِمَ[26]

"اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

---

[24] قطب الدین النجار، مسلم گھرانے پر ذرائع ابلاغ کے اثرات (مترجم: ڈاکٹر ساجد الرحمن صدیقی) ادارہ معارف اسلامی، لاہور، 1992ء ص:26

[25] ابو داؤد، امام، سنن ابی داود، کتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، رقم الحديث:4344

[26] النساء4:148

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.02 No.04 (2024)

"إن الناس إذا راوا الظالم فلم ياخذوا على يديه اوشك ان يعمهم الله بعقاب منه [27]."

"جب لوگ ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہ پکڑیں) یعنی ظلم نہ روک دیں (تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا عذاب لوگوں پر عام کر دے"

ایک اور حدیث میں ہے:

انصراخاک ظالماًاومظلوماً[28]

"اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔"

صحابہؓ نے پوچھا کہ مظلوم بھائی کی مدد تو سمجھ میں آتی ہے، ظالم کی مدد کیسے کی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ظالم کا ہاتھ روکنا اور اسے ظلم سے باز رکھنا اس کی مدد ہے۔

آج کے دور میں یہ ذمے داری میڈیا بخوبی انجام دے سکتا ہے کہ ملک میں جہاں ظلم و ستم نظر آئے، اس کی نشاندہی کرے تاکہ عدم برداشت جیسے رویوں اور ظلم و ناانصافی کا ازالہ ہو سکے اور عدل و انصاف کا دور دورہ ہو کیونکہ میڈیا کا معاشرے میں کردار محتسب کا ہے۔

4. خبر گیری کے لیے لوگوں کی ٹوہ لگانے کی ممانعت

وقائع نگاری کو میڈیا میں انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ میڈیا نے مختلف علاقوں میں اپنے اپنے نمائندے چھوڑ رکھے ہیں جو مختلف ذرائع سے خبریں اکھٹی کر کے اپنے اداروں کو مہیا کرتے ہیں۔ وقائع نگاروں کو یہ چاہیے کہ اگر کوئی خبر ان تک پہنچتی ہے تو حتی الامکان اس بات کی یقین دہانی کر لیں کہ اس میں کوئی غلط بیانی یا لغو پہلو تو نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے نیک بندوں کی صفت کچھ یوں بیان کی ہے:

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْہَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا۔ وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْہَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا[29]

"اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے پر گزر جاتے ہیں اور وہ کہ جب انھیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے۔"

آج کل معاشرے کا میڈیا تو لوگوں کی ٹوہ میں، عیب جوئی میں، بدگمانی اور غیبت میں اس قدر آگے بڑھ چکا ہے کہ اس کو زندگی کے اس پہلو کا ذرہ برابر بھی احساس نہیں ہوتا کہ اسلام ایسے تمام اعمال سے منع کرتا ہے اسلام تو اسلامی ریاست کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ شہریوں کے معاملات کی اس طرح جاسوسی کرے کہ ان کی ذاتی زندگی بھی محفوظ نہ رہ سکے یا میڈیا کو اس مقصد کے لیے استعمال کرے۔

ڈاکٹر خالد علوی اس بابت لکھتے ہیں کہ:

اس امر کے قوی امکانات ہوتے ہیں کہ لوگوں کے عیوب بے نقاب ہوں اور ان کو بلیک میل کیا جا سکے۔ اسلامی نظریے کے مطابق یہ جائز نہیں ہے کہ میڈیا لوگوں کی نجی زندگی کے بارے میں کھوج لگائے۔[30]

قرآن مجید میں بھی اس کی ممانعت کچھ اس طرح ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيراً مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۔[31]

"اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو، بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈھو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمھیں گوارا نہ ہو گا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

پیر کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

---

[27] ترمذی، محمد بن عیسیٰ، امام، جامع ترمذی، کتاب الفتن، باب مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ يُغَيَّرِ الْمُنْكَرُ رقم الحديث:2168

[28] مسلم بن حجاج، امام، الصحیح المسلم، کتاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، باب مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ، رقم الحدیث:4658

[29] الفرقان 73:25

[30] خالد علوی، ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، ص:135

[31] الحجرات 12:49

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.02 No.04 (2024)

کسی مسلمان کے عیبوں کا سراغ لگانا اور اس کے پوشیدہ حالات کو کریدنا ممنوع ہے کیونکہ اسی طرح اس کی پردہ داری ہوگی اور مزید احادیث بیان کی ہیں کہ جن میں مسلمان کو مسلمان بھائی کی ستر پوشی کا حکم دیا ہے تاکہ اللہ بھی انسان کی پردہ پوشی کرے۔ اور اسی طرح ارباب اختیار کو بھی کسی کی مخفی اور پوشیدہ پہلوؤں کی ٹوہ میں نہیں لگ جانا چاہیے۔ لیکن مزید فرماتے ہیں کہ: اگر ایسی سرگرمیوں کا اندیشہ ہو جو کہ ملک مخالف ہوں یا کسی کے قتل کی سازش کی جارہی ہو تو اس کی جانچ پڑتال کرنا مباح ہے۔[32]

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے بھید مت ٹٹولو، دوسروں کی خانگی اور ذاتی معاملات کی ٹٹول کر کے ان کے عیب معلوم کرنا ایسی بداخلاقی ہے جس سے معاشرے میں طرح طرح کے فساد رونما ہوتے ہیں۔

5. فحاشی پر مبنی مواد کی روک تھام

اسلام اس امر کو پسند نہیں کرتا کہ معاشرے میں بے حیائی اور فحاشی پھیلائی جائے لیکن اس کے برعکس ہمارا میڈیا جنس پرستی سے متعلق خبریں، مضامین اور تصاویر پوری تزئین اور تفصیل سے شائع کرنے میں ایک قدم آگے ہے۔ بلکہ رسائل اور اخبارات میں تو کئی صفحات اس عمل کے لیے مخصوص کر رکھے ہوتے ہیں کہ جہاں اداکاراؤں ،ماڈلز اور برہنہ خواتین کی تصاویر شائع کی جاتی ہیں اور اس کو باقاعدہ آرٹ اور کلچر کا نام دیا گیا ہے۔

عبدالسلام زینی لکھتے ہیں کہ:

اسلام کا معاملہ بالکل مختلف ہے۔ اس کے پاس اخلاقی و روحانی بنیادوں پر ایک جامع معاشرتی نظام موجود ہے۔ ایسی صورت میں ہمارے معاشرے کی ترجمانی کے دعوے دار میڈیا کا مغربی معاشرے کی تقلید کرنا کسی طور پر درست نہیں۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ ہم اپنے دین اور معاشرتی اقدار سے روگردانی کے مرتکب ہو رہے ہیں ۔[33]

اسلام عدم برداشت جیسے معاملات مثلاً برائی، فحاشی اور بے حیائی کے فروغ کو حرام قرار دیتا ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لیے بڑی سخت وعید پیش کرتا ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَيُحِبُّونَ أَن تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِيْ الَّذِيْنَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔[34]

"وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لیے دردناک عذاب ہے، دنیا اور آخرت میں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں کہ:

جدید میڈیا کو دیکھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کام عدم برداشت بے حیائی، فواحش کی اشاعت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ موجودہ میڈیا نوجوان نسل کو عریانی، فحاشی اور جنسی بے راہ روی کی دلدل میں دھکیل رہے ہیں۔ فیشن شو، اشتہارات، شوبز ڈریس ڈیزائننگ اور گلیمر کی آڑ میں بے حیائی کا سیلاب ہے جو تمام اخلاقی قدروں کو ساتھ بہائے لے جا رہا ہے۔ ڈش انٹینا اور کیبل نیٹ ورک پر ہر قسم کی نشریات و مناظر دکھائے جا رہے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر جتنے فلمی اور موسیقی کے پروگرام دکھائے جاتے ہیں وہ آوارگی پھیلانے کا بین الاقوامی ایجنڈا ہے۔[35]

6. خبر خبروں اور افواہوں سے ممکنہ گریز

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج دنیا کے کسی کونے میں موجود خبر لمحے بھر میں دوسری جگہ پہنچ جاتی ہے لیکن پاکستان میں ایک خاص پہلو لمحہ فکریہ ہے کہ بعض اوقات اخبارات اور میڈیا سنی سنائی اور غیر تصدیق شدہ خبر چھاپ دیتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرے میں انارکی، انتشار اور بے چینی کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ حالانکہ دو دہائی قبل جب کچھ ٹی۔ وی۔ چینلز ہوتے تھے تو پورا دن خبروں کو جمع کیا جاتا تھا۔ ان کی تصدیق ہوتی تھی اور دن رات کے خاص اوقات میں وہ نشر کی جاتی تھیں۔ بدقسمتی سے اب کچھ ایسے چینلز موجود ہیں جو ہر وقت (Breaking News) ہی نشر کرتے رہتے ہیں۔ اگر کہیں خدانخواستہ دھماکہ ہوا ہے تو اس طرح سے نشر کریں گے جیسا کہ پورے ملک میں دھماکے ہوئے ہوں۔ گلی محلوں کی چھوٹی چھوٹی خبروں کو یوں مرچ مصالحہ لگا کر پیش کیا جاتا ہے جیسے بہت بڑے جرائم کے انکشافات کیے جا رہے ہوں۔ جگہ جگہ پر ظلم، قتل وغارت، ڈاکہ زنی کا بازار گرم ہے جیسے میڈیا کا کوئی ضابطہ اخلاق نہیں ہے۔ ان تمام پہلوؤں سے میڈیا معاشرے میں زیادہ تر منفی رجحان پیدا کر رہا ہے ۔ اللہ نے انسانوں کو ایسی عدم برداشت، شرپسندی اور شرانگیزی کے معاملات سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اس طرح خبروں کا پھیلانا قرآن نے شرپسندوں کا طریقہ بتایا ہے۔

[32] کرم شاہ الازہری، پیر، ضیاء القرآن، ج،4، ص:97-96

[33] زینی، عبدالسلام، ڈاکٹر، اسلامی صحافت، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی، 1990ء، ص:135

[34] النور 9:24

[35] خالد علوی، ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، ص:144

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.02 No.04 (2024)

وَإِذَا جَاء ہُمْ أَمْرٌ مِّنَ الأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُواْ بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُوْلِي الأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَيَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلاَ فَضْلُ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لاَتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلاَّ قَلِيْلا[36]

”اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان یاڈر کی آتی ہے اس کا چرچا کر بھٹتے ہیں اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے مگر تھوڑے۔“

میڈیا کے لوگوں پر یہ پابندیاں عائد ہوتی ہیں کہ کسی کی ذاتی زندگیوں میں دخل اندازی نہ معاشرتی لحاظ سے ٹھیک ہے اور نہ ہی مذہب اس کی اجازت دیتا ہے۔ دوسروں کے معاملات میں عدم برداشت، دخل اندازی کرنا، تجسس کرنا اور غیبت کرنے کے عمل کو پسند نہیں کیا گیا۔ اسی طرح وہی معاشرے صالح اور پاکیزہ ہوں گے جن میں حکومت وقت کے دیے ہوئے اصول و قواعد کے مطابق میڈیا کام کرے۔ اس لیے میڈیا کا کام رائے عامہ کی اسلامی عقائد و روایات کی پاسداری، اخلاقی اقدار کا تحفظ اور ریاست کے اچھے کاموں کی اشاعت اور برے کاموں کی مذمت کرنا

خلاصہ بحث

میڈیا عدم برداشت کے انسانی رویوں کی اصلاح میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ میڈیا کو انہی مقاصد کے تحت لایا اور ان کا استعمال کیا جائے کہ افراد اور معاشرے کی فکری نشو و نما اسلام کے مطابق ہو۔ فرد ہو یا معاشرہ اس کی اصلاح کا مطلب اس کے فکر اور طرز عمل میں تبدیلی ہے اور تبدیلی لانے کیلئے اولین ضرورت صحیح و غلط میں تمیز کا شعور پیدا کرنا ہے۔ یہ تمیز میڈیا کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔ لوگوں میں شعور پیدا کیا جائے کہ ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کس نہج پر ہیں۔ کون سی خرابیاں ہیں جو قومی اخلاق اور دینی لحاظ سے معاشرے کے انتشار اور بے راہ روی کا سبب ہیں۔ ان خرابیوں اور برائیوں کا شعور ذرائع ابلاغ کے ذریعے پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور مؤثر ذرائع ابلاغ ہی کے ذریعے ایسی مؤثر فضا پیدا کی جائے کہ لوگ انفرادی اور اجتماعی و قومی سطح پر اپنی اصلاح قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق کر سکیں اور ایک پر امن فلاحی اسلامی معاشرہ قائم ہو کیونکہ آج ہمارے معاشرے کی جو روش ہے، اس کی خرابی میں ہمارے میڈیا نے مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ ذرائع ابلاغ نے جو کچھ پیش کیا اور جو فضا تیار کی، اس میں اچھائی اور برائی کی تمیز ختم ہو گئی ہے۔ عوام پر ایسے نظریات مسلط کئے جا رہے ہیں جس سے معاشرے میں منفی رجحان فروغ پا رہا ہے۔ لوگوں کی سوچ و فکر کے دائروں کو تبدیل کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے اسلامی تشخص اور معاشرتی روایات ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ پروپیگنڈے کے ذریعے اسلامی شعار کی تحقیر و توہین کی جا رہی ہے۔ جدید میڈیا عدم برداشت کے انسانی رویوں میں منفی اثرات اور پروپیگنڈے کا ذریعہ بن گئے ہیں۔ میڈیا کو استعمال کر کے مغرب نے مسلمانوں کو ایسی غلامانہ ذہنیت اور عدم برداشت کا مالک بنا دیا ہے کہ خود ان کی اپنی نظر میں ان کی تہذیب قومی روایات اور نظریہ زندگی بے وقعت ہو کر رہ گئے ہیں۔ انہوں نے سوشل میڈیا جیسے خطرناک مؤثر ہتھیار سے وہ کام لیا جو بڑی سے بڑی فوجی قوت کے استعمال سے بھی ممکن نہیں تھا۔ ہر ایک ایسی نفسیاتی جنگ ہے جو بغیر ہتھیاروں کے کامیابی سے لڑی جا رہی ہے۔

امت مسلمہ کے ہاں مضبوط خاندانی نظام موجود ہے جو معاشرتی ترقی اور امن و سکون کی فراہمی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے برعکس مغرب کا عائلی و خاندانی نظام بری طرح شکست و ریخت کا شکار ہے۔ اہل مغرب اپنی قومی آمدنی کا بڑا حصہ شیز و فرینیا کے مریضوں کی صحت یابی کیلئے خرچ کر رہی ہے اور یہ بیماری خراب خاندانی حالات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ عصر حاضر کا میڈیا ایسے پروگرام پیش کر رہے ہیں جس سے مسلمانوں کا عائلی نظام بھی مسائل اور تباہی سے دوچار ہوتا جا رہا ہے میڈیا کی تیز رفتار ترقی نے خاندانی نظام زندگی میں عدم برداشت کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ میڈیا کے اس غیر ذمہ دارانہ طرز عمل کے اثرت تو اب ظاہر ہونا شروع ہوئے ہیں۔

مصادر و مراجع

1. گوہر مشتاق، ڈاکٹر، میڈیا کا معاشرتی زہر، *ماہنامہ البرہان*، لاہور، جون 2012، ص:25
2. النور 9:24
3. قطب الدین النجار، مسلم گھرانے پر ابلاغ کے اثرات، ص:83
4. الاعراف 12:7
5. الحجر 40:39
6. سنن ابی داود، کِتَاب الْأَدَبِ، باب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ، رقم الحدیث:4992

[36] النساء 83:3

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.02 No.04 (2024)

7. الحجرات 6:49
8. مودودی، ابو الاعلیٰ، سید، تفہیم القرآن، ج،5، ترجمان القران، لاہور، ص:74
9. آل عمران 61:3
10. المائدۃ 79:5
11. آل عمران 110:3
12. المائدۃ 67:5
13. بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، رقم الحدیث:105
14. بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ: رقم الحدیث:1652
15. بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ: رقم الحدیث:67
16. احمد بن حنبل، امام، مسند احمد، ج،5، مؤسسۃ الرسالہ، 1421ھ، ص:104
17. بخاری، کتاب الایمان، باب الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، رقم الحدیث:10
18. ماہنامہ بیداری، ص:7
19. الاحزاب 70:33
20. سنن ابی داود، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ، رقم الحدیث:4992
21. المائدۃ 6:5
22. النحل 125:6
23. شبلی نعمانی، مولانا، سیرت النبی ﷺ، ج،4، ص:323
24. قطب الدین النجار، مسلم گھرانے پر ذرائع ابلاغ کے اثرات (مترجم: ڈاکٹر ساجد الرحمن صدیقی) ادارہ معارف اسلامی، لاہور، 1992ء ص:26
25. ابو داؤد، امام، سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، رقم الحدیث:4344
26. النساء 148:4
27. ترمذی، محمد بن عیسیٰ، امام، جامع ترمذی، کتاب الفتن، باب مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ يُغَيَّرِ الْمُنْكَرُ رقم الحدیث:2168
28. مسلم بن حجاج، امام، الصحیح المسلم، کتاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، باب مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ، رقم الحدیث:4658
29. الفرقان 73:25
30. خالد علوی، ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، ص:135
31. الحجرات 12:49
32. کرم شاہ الازہری، پیر، ضیاء القرآن، ج،4، ص:96-97
33. زبیری، عبد السلام، ڈاکٹر، اسلامی صحافت، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی، 1990ء، ص:135
34. النور 9:24
35. خالد علوی، ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، ص:144
36. النساء 83:3

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.02 No.04 (2024)

REFERENCES:

1. *Gohar Mushtaq, Doctor, Media as a Social Poison, Al-Burhan Monthly, Lahore, June 2012, p. 25*
2. *An-Nur 9:24*
3. *Qutbuddin Al-Najjar, The Effects of Media on the Muslim Household, p. 83*
4. *Al-A'raf 12:7*
5. *Al-Hijr 40:39*
6. *Sunan Abi Dawood, Book of Etiquette, Chapter: One should laugh at people: woe to him, woe to him, Hadith no. 4992*
7. *Al-Hujurat 6:49*
8. *Abul A'la Maududi, Tafheem-ul-Quran, Vol. 5, Tarjuman-ul-Quran, Lahore, p. 74*
9. *Al-Imran 61:3*
10. *Al-Ma'idah 79:5*
11. *Al-Imran 110:3*
12. *Al-Ma'idah 67:5*
13. *Sahih al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih, Book of Knowledge, Chapter: The one who witnesses knowledge should convey it to the absent, Hadith no. 105*
14. *Sahih al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih, Book of Knowledge, Chapter: The one who witnesses knowledge should convey it to the absent, Hadith no. 1652*
15. *Sahih al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih, Book of Knowledge, Chapter: The one who witnesses knowledge should convey it to the absent, Hadith no. 67*
16. *Ahmad ibn Hanbal, Imam, Musnad Ahmad, Vol. 5, Mu'assasah al-Risalah, 1421 AH, p. 104*
17. *Sahih al-Bukhari, Book of Faith, Chapter: A Muslim is the one from whose tongue and hand the Muslims are safe, Hadith no. 10*
18. *Bedari Monthly, p. 7*
19. *Al-Ahzab 70:33*
20. *Sunan Abi Dawood, Book of Etiquette, Chapter: On Strictness Regarding Lying, Hadith no. 4992*
21. *Al-Ma'idah 6:5*
22. *An-Nahl 125:6*
23. *Shibli Nomani, Maulana, Seerat-un-Nabi ﷺ, Vol. 4, p. 323*
24. *Qutbuddin Al-Najjar, The Effects of Media on the Muslim Household (translated by Dr. Sajid Rahman Siddiqui), Idara Ma'arif Islami, Lahore, 1992, p. 26*
25. *Abu Dawood, Imam, Sunan Abi Dawood, Book of Battles, Chapter: Command and Prohibition, Hadith no. 4344*
26. *An-Nisa 148:4*
27. *Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Imam, Jami' at-Tirmidhi, Book of Tribulations, Chapter: Regarding the Descent of Punishment When the Wrong is Not Changed, Hadith no. 2168*
28. *Muslim bin Hajjaj, Imam, Sahih Muslim, Book of Jihad and Military Expeditions, Chapter: The Harm the Prophet ﷺ Faced from the Polytheists and Hypocrites, Hadith no. 4658*
29. *Al-Furqan 73:25*
30. *Khalid Alvi, Doctor, Islamic Social System, p. 135*
31. *Al-Hujurat 12:49*
32. *Karam Shah Al-Azhari, Pir, Zia-ul-Quran, Vol. 4, pp. 96–97*
33. *Zaini, Abdul Salam, Doctor, Islamic Journalism, Markazi Maktaba Islami, Delhi, 1990, p. 135*
34. *An-Nur 9:24*
35. *Khalid Alvi, Doctor, Islamic Social System, p. 144*
36. *An-Nisa 83:3*